السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا شیو کی کمائی حلال ہے؟ یعنی ڈاڑھی مونڈ کر جو شخص رقم وصول کرتا ہے، اس کی کمائی کا شرعاً کیا حکم ہے؟ (ابو اسد اللہ، سیالکوٹ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کی تخلیق بہترین سانچے میں کی ہے اور مرد و عورت میں جو امتیازات رکھے ہین، ان میں سے ایک امتیاز اور فرق ڈاڑھی ہے۔ ڈاڑھی مرد کی زینت ہے اور یہ ایسی زینت ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء ورُسل علیھم السلام کو مزین فرمایا ہے۔ اگر یہ بد صورتی اور قبح کا باعث ہوتی تو یہ کسی نبی اور رسول کو اللہ تعالیٰ عطا نہ کرتا۔ ڈاڑھی فطرتِ اسلام میں داخل ہے جیسا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے :

((قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ : " عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ : قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس خصلتیں فطرت سے ہیں۔ ان میں سے مونچھیں تراشنا اور ڈاڑھی بڑھانا ہے۔'' (صحیح مسلم ۲۲۳/۱، کتاب الایمان)

اعفاء اللحیہ کا معنی ہے کہ داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دے اس میں کانٹ چھانٹ نہ کرے۔

امام نووی شرح مسلم ۱۲۹/۱ پر پ "أعفوا, أوفوا, أرخوا, أرجوا, اور وفروا" انچ طرح کے الفاظ نقل کر کے فرماتے ہیں، ان سب کا معنی ''ترکھا علیٰ حالھا'' یعنی ڈاڑھی کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا ہے۔ قاضی امام شوکانی ایک مقام پر رقمطراز ہیں :

((أن ہذہ الأشیاء إذا فعلت اتصف فاعلھا بالفطرة التی فطرة اللہ العباد علیھا وحثھم علیھا واستجبھا لھم لیکونوا علی أکمل الصفات وأشرفھا صورة))

''ان اشیاء پر جب عمل کیا گیا تو ان کا عامل اس فطرت سے موصوف ہوا جس پر اللہ تعالیٰ نے بندوں کو پیدا کیا اور ان کو اس پر رغبت دلائی اور ان کے لئے پسند فرمایا تاکہ وہ صورت کے لحاظ سے کامل ترین اور اعلیٰ صفات کے مالک بن جائیں۔'' (نیل الاوطار ۱۳۰/۱)

اس کے بعد مزید فرماتے ہیں :

((ھی السنة القدیمة التی اختارھا الأنبیاء واتفقت علیھا الشرائع وکأنما أمر جبلتی یطبعون علیھا))

''یہ سنت قدیمہ ہے جس کو تمام انبیاء علیھم السلام نے اختیار کیا اور تمام شریعتیں اس پر متفق ہیں کیونکہ یہ پیدائشی اور طبعی چیز ہے جس پر سب لکھے ہیں۔'' (نیل الاوطار ۱۳۰/۱)

صحیح مسلم کی اس حدیث سے واضح ہوا کہ ڈاڑھی بڑھانا فطری اور جبلی امر ہے۔ اس کو منڈوانا یا کتروانا فطرت کو بدلنا ہے اور شیطانی عمل ہے کیونکہ جب شیطان کو باری تعالیٰ نے دھتکارا اور ملعون قرار دیا تو اُس نے انسان کو گمراہ کرنے کے جو راستے اور طرق ذکر کئے ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ اُس نے کہا :

وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ...۱۱۹ ...النساء

''اور میں انہیں بالضرور حکم دوں گا، وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی (صورت) کو بدل ڈالیں گے۔'' (النساء: ۱۱۹)

علاوہ ازیں مرد کا ڈاڑھی کو مونڈنا، یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ اور جس فعل پر شریعت میں لعنت ہوئی ہے، وہ کبیرہ گناہوں میں شامل ہے۔ اسی لئے علامہ ابنِ حجر ہیثمی نے اپنی کتاب ''الزواجر عن اقتراف الکبائر'' ۱۵۵۱ پر اسے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث میں ڈاڑھی کے بڑھانے کا حکم موجود ہے اور ڈاڑھی کٹانا یا مونڈنا اہل کتاب کی علامت ہے جیسا کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین اوفروا اللحی وأحفوا الشوارب وفی روایة إنھکوا الشوارب وأعفوا اللحی.))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں کی مخالفت کرو۔ ڈاڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو پست کرو۔'' (متفق علیہ، مشکوة)

اسی طرح مسند احمد۲۶۴/۵ میں ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے اہل کتاب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا :

[(فقلنا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن أہل الکتاب یقصون عثانینھم ویوفرون سبالھم قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قصوا سبلکم ووفرون عثانینکم وخالفوا أہل الکتاب))

''ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب داڑھیوں کو کاٹتے ہیں اور مونچھوں کو چھوڑتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مونچھوں کا کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔''

حافظ ابن حجر نے فتح الباری ۳۵۴/۱۰ پر اور علامہ عینی نے عمدۃ القاری ۲۲ ۵۰ پر اس کی سند کو حسن کہا ہے ۔ نیل الاوطار ۱/۱۳۲ پر ہے ۔

((وکان من عادۃ الفرس قص اللحیۃ .))

''داڑھی تراشنا فارسیوں کی عادت سے ہے ۔''

ان احادیث میں ڈاڑھی کو بڑھانے کا حکم کیا گیا ہے اور شرعی قاعدہ ہے الامر للوجوب لہٰذا ڈاڑھی بڑھانا واجب ہے اور اس کو تراشنا یا منڈوانا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کی مخالفت ہے ۔ آپ کے امر کی مخالفت عذابِ الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٦٣ ...النور

''پس جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، ان کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی آفت آن پڑے یا ان پر کوئی دردناک عذاب اترے ۔''النور63

اس بات پر تمام اہل اسلام فقہاء و محدثین کا اتفاق ہے کہ داڑھی مونڈنا حرام ہے ۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی ڈاڑھی مونڈتا ہے تو وہ اس کے ساتھ گناہ پر تعاون کرتا ہے جو شرعاً بالکل منع ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ٢ ...المائدة

''نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو۔ گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے ۔''

جب ڈاڑھی مونڈنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے تو اس پر تعاون کرنا گناہ پر تعاون ہے اور شرعاً حرام ہے ۔ شریعت اسلامیہ نے جس فعل کو حرام قرار دیا اس فعل پر اُجرت لینا بھی حرام ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ٣٢ ...الإسراء

''زنا کے قریب نہ جاؤ اس لئے کہ یہ بہت بڑا گناہ اور برا راستہ ہے ۔''الاسراء

حدیث میں ہے :

((عن أبی مسعود قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب وحلوان الکاہن ومہر البغی .))

''ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، نجومی کی کمائی اور زانیہ عورت کی اُجرت کو منع فرمایا ہے ۔'' (بخاری ۸۰۵/۲۔ ۳۰۵/۱، ابوداؤد ۳/۲۶۷، ۲۳۵احمد، ۲/۵۰۰، ۲/۲۹۹، ۱/۱۴۷، ۱۲۰، ۴/۱۱۸)

ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((مہر البغی خبیث))

''زانیہ عورت کی اُجرت پلید ہے ۔'' (مسلم ۱۱۹۹/۳، ترمذی ۵۷۴/۳، (۱۲۷۰)

اس آیت کریمہ اور حدیث سے معلوم ہوا زنا حرام ہے اور اس کی اُجرت بھی حرام ہے ۔ دوسری مثال یہ سمجھ لیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٩٠ ...المائدة

''اے ایمان والوں! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور فال نامے یہ سب پلید ہیں ۔ شیطانی کام ہیں ۔ ان (سب) سے اجتناب کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

حدیث میں ہے :

((عن عائشۃ قالت لما نزلت الآیات من آخر سورۃ البقرۃ فی الربا خرج رسول اللہ علیہ وسلم فحرم التجارۃ فی الخمر))

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ جب سورۃ بقرۃ کی آخری آیات سود کے متعلق نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی تجارت حرام قرار دے دی۔'' (ابنِ ماجہ ۲/۱۲۲۲ (۳۳۸۲)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

((لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمرۃ عشرۃ عاصرہا ومعتصرہا وشاربہا وحاملہا والمحمولۃ إلیہا وساقیہا وبائعہا والمشتری لہا والمشتری لہ۔))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے متعلق دس آدمیوں پر لعنت کی ہے شراب بنانے والا، نچوڑنے والا پینے والا، اس کو اٹھانے والا، جس کی طرف اس کو اٹھایا جائے، پلانے والا، بیچنے والا، اس کی قیمت کھانے والا، خریدنے والا جس کے لئے خریدی جائے۔'' (ترمذی ۳/۵۸۷ (۱۲۹۵)، ابنِ ماجہ ۲/۱۲۲۲ (۳۳۸۱)، مسند احمد ۲/۹۷،۷۱)

ان دونوں مثالوں سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ جس کام کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے اس کی اُجرت اور کمائی بھی حرام ہے بعینہٖ ڈاڑھی مونڈنا، پھر اس پر اجرت لینا حرام ہے۔ اسی طرح ڈاڑھی مونڈنے والے کو دکان کرایہ پر دینا اس کے ساتھ فعل حرام پر تعاون ہے، یہ بھی حرام ہے۔ لہٰذا میرے وہ بھائی جو ڈاڑھیاں مونڈتے اور اس پر اجرت لیتے ہیں انہیں اس فعل حرام سے باز آ جانا چاہیے اور فعل حرام کو ترک کر کے حلال رزق کمانا چاہیے۔ بعض علاقوں میں مساجد کی دُکانوں میں یہ فعل حرام کیا جاتا ہے ائمہ مساجد اور مساجد کی کمیٹی پر مبنی افراد کو خصوصاً اس طرف توجہ دینی چاہیے کہ مسجد عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے اور اس کے متعلقات کو بھی ایسے کاموں کے لئے استعمال کریں جو شریعت کے مطابق ہوں نہ کہ مساجد جو اسلام کے قلعے ہیں، ان کی دُکانوں اور متعلقات میں فعل حرام کا ارتکاب کیا جائے۔ لہٰذا اس فعل حرام سے اجتناب اختیار کرتے ہوئے صحیح سنت پر عمل کی طرف توجہ دی جائے۔ کہیں اس فعل حرام کے ارتکاب کی وجہ سے اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بنالیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ